الجامع الفريد

مسائل الجاهلية

مؤلفات

مجدد الدّعوة الاسلامية شيخ الاسلام

الامام محمد بن عبدالوہاب التمیمی

١١١٥ھ ـــــــ ١٢٠٦ھ

www.kitaboSunnat.com

اردو ترجمہ

عطاء اللہ ثاقب

من اصدارات

المكتب التعاونى للدّعوة وتوعية الجاليات بالربوة

Islamic Propagation Office in Rabvah

P.O.Box:29465 Riyadh 11457 Tel:4454900-4916065

FAX:4970126 E-Mail:rabwah@islamhouse.com

http://www.islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

﴿......جملہ حقوق محفوظ ہیں......﴾

طبع اول: 2006/1427

اور حق حاصل ہے کہ اگر کوئی اس مضمون سے استفادہ چاہے تو بطور امانت اصل مسودے میں بغیر تبدیلی وتغییر کے حاصل کرسکتا ہے (واللہ الموفق)

اگر آپ کوئی سوال، تصحیح یا اپنے مفید مشوروں سے نوازنا چاہیں تو ہمارا ای۔میل ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:

www.islamhouse.com

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

ٹیلیفون: 4454900 - 4916065
ایڈریس: www.islamhouse.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الطبعة الاولىٰ : 2006/1427

جميع الحقوق المحفوظة لموقع

ويحق لمن يشاء اخذ مايريد من هذه المادة بشرط الامانة فى النقل وعدم تغيير فى النص المنقول .واللّٰه الموفق

اذا كان لديک ای سوال أواقتراح أو تصحيح يرجىٰ مراسلتنا من الموقع التالى :

www.islamhouse.com

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: 4454900 - 4916065

عنوان الموقع:www.islamhouse.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0

مسائل
الجاہلیۃ

مــؤلفات

مجدد الدّعوۃ الاسلامیۃ شیخ الاسلام

الامام محمد بن عبدالوہاب التمیمی

۱۱۱۵ھ ــــــــــــ ۱۲۰۶ھ

اردو ترجمہ

عطاء اللہ ثاقب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمدﷲ الذی لا الٰہ الاّ ھو،والصّلوٰۃ والسّلام علی من لانجاۃ الا بہ

وبعد:

ہر مسلمان کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ مومن اور مشرک کے درمیان حدّ فاصل صرف کلمہء توحید لاالٰہ الااللہ محمدؐ رسول اللّٰہ ہے۔شریعتِ اسلامیہّ اسی کلمہ توحید کی تشریح اور تفسیر ہے۔اللہ تعالیٰ نے جہاں کچھ اعمال بجالانے کو فرض قرار دیا وہاں کچھ ایسے افعال کا تذکرہ بھی فرمایا جن پر اعتقاد رکھنے اور عمل کرنے سے بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ذرہ برابر وقعت نہیں رکھتا۔ربِ کریم نے مختلف اوقات میں جن امور سے اپنے بندوں کو مجتنب رہنے کی ہدایت فرمائی وہ قرآن میں مختلف مقامات پر درج ہیں اور کچھ امور ایسے ہیں جن کی حُرمت کا تذکرہ ربِّ کریم نے رحمتِ عالم ﷺ کی زبان مبارک سے بھی کرایا،جن کا تذکرہ کتب حدیث میں موجود ہے۔

مجددالدّعوۃ الاسلامیۃ شیخ الاسلام محمدبن عبدالوہاب امطرہ اللہ غیث رحمۃ وانزلہ، منزلۃ الصّدّیقین فی فسیح جنّۃ نے ان سب کو یکجا جمع کردیا جو کتابی صورت میں مسائلِ الجاھلیہ کے نام سے لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔

راقم الحروف نے اس کی اہمیّت کے پیشِ نظر اسے اُردو زبان میں منتقل کردیا ہے تاکہ اُردو دان طبقہ بھی مسائل کو سمجھ اور اپنے عمل و کردار میں سمو کر اپنے اعمالِ صالحہ کی حفاظت کرسکے۔دُعاء ہے ربِّ کریم میری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائے ہوئے نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنائے۔وماذٰلک علی اللہ بعزیز.

عطاءاللہ ثاقب
(۱۲جنوری ۱۹۷۹ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمده ونصلي علی رسولہ الکریم

درج ذیل ۱۲۳ مسائل ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکینِ عرب کے درمیان متنازعہ فیہ تھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور یہ ایسے اصولی مسائل ہیں کہ جن کا ہر مسلمان کے علم میں آنا ضروری ہی نہیں بلکہ کوئی مسلمان ان سے صرفِ نظر نہیں کرسکتا کیونکہ ان میں اور اسلام میں بعد المشرقین ہے۔ سب سے اہم اور خطرناک بات یہ ہے کہ جو دلِ شریعت محمدیہ کے متعلق ایمان کی دولت سے خالی ہو اور اس عدمِ ایمان کے ساتھ ان مسائل کو استحسان کی نگاہ سے بھی دیکھے تو پھر اس کی شقاوت و بدبختی کی کوئی انتہا نہیں، والعیاذ باللہ۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿والّذین اٰمنو بِالْبَاطِلِ وَ کَفَرُوْ ابِاللّٰہِ اُوْلٰئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ [العنکبوت:۵۲]

''جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا تعالیٰ سے انکار کیا وہی نقصان اُٹھانے والے ہیں''۔

۱ شرک:۔

اہلِ جاہلیّت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس سے دُعا کرتے وقت صالحین کو اس میں شریک کرلیا کرتے تھے بایں معنٰی کہ یہ صالحین اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے۔ اس شرکیہ عقیدہ کی قرآنِ کریم یوں وضاحت کرتا ہے:

﴿وَیَعْبُدُوْ نَ مِنْ دُونِ اللہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَاللہِ﴾ [یونس:۱۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''اور یہ لوگ اللہ (کی توحید) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو تکلیف پہنچا سکتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں''۔

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾

ترجمہ : اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پُوجتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا مقرّب بنا دیں۔

یہی وہ اہم اور عظیم مسئلہ ہے جس میں رسولِ مکرّم ﷺ نے انکی مخالفت کی اور اخلاص عمل کا درس دیا اور بتایا کہ یہی وہ دینِ الٰہی ہے جس کی تبلیغ کی لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کو مبعوث فرمایا اور یہ کہ وہ خالص عمل ہی کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ جو شخص وہ اعمال کرے گا جن کو مشرکین استحسان کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس کا بہشت میں داخلہ حرام اور اس کا ٹھکانہ جہنّم ہوگا۔

یہی وہ اہم مسئلہ ہے جس سے مسلمان اور کافر میں فرق ہوتا ہے اور یہیں سے محبت اور عداوت کی راہیں الگ ہوتی ہیں اور یہیں سے جہاد کی ابتداء ہوتی ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ﴾ [الانفال:۳۹]

''اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خُدا ہی کا ہو جائے''۔

۲ فِرقہ بندی:۔

دین و دنیا میں اہلِ جاہلّیت کی راہیں الگ الگ تھیں اور اسی کو درست اور صحیح سمجھتے تھے۔ ربِّ کریم ان کے افراق کو یوں آشکار کرتا ہے کہ:

﴿كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ [المومنون:۵۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اسی سے خوش ہورہا ہے“۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ دین میں اِتّحاد واتّفاق کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾ [الشوریٰ:۱۳]

”اُس نے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے) کا نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا گیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پُھوٹ نہ ڈالنا“۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾

[الاعـــراف:]

”جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے) راستے نکالے اور کئی فرقے ہوگئے ان سے تم کو کچھ کام نہیں“۔

ربِ کریم ان مشرکین کی مشابہت سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾

[آل عمران:۱۰۵]

”ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہوگئے اور احکامِ بیّن آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اِختلاف کرنے لگے“۔

دین میں فرقہ بندی کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران:۱۰۳]

ترجمہ: اورسب مل کرخدا کی (ہدایت کی) رسّی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔

۳۔ بغاوت

مشرکین، حاکمِ وقت کی مخالفت اور عدمِ اطاعت کو اپنے لئے بہت بڑی خوبی اور اطاعت و فرمانبرداری کو ذلت ورسوائی سمجھتے تھے، لیکن رحمت للّعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور حکم دیا کہ اگر حاکمِ وقت ظلم کرے تو بھی اس پر صبر کیا جائے اور اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے اسے نصیحت کی جائے۔ صحیحین کی روایت کے مطابق مندرجہ بالا تینوں امور کو رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رشاد فرماتے ہیں کہ:

”ان اللّٰہ یر ضٰی لکم ثلا ثا“.

”خداتمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہے:

۱) ان لا تعبدوا اِلاّ اللّٰہ ولا تشر کوابہ شیًا،

خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

۲) وان تعتصیموابحبل اللّٰہ جمیعاولا تفرقوا

اورسب مل کرخدا کی (ہدایت کی) رسّی کو مضبوط پکڑے رہو اور متفرق نہ ہو۔

۳) وان تنا صحوا من ولاّ اللّٰہ امرکم

اور حاکمِ وقت کو نصیحت کرتے رہو۔

مندرجہ بالا تینوں امور سے جب تک لوگ بچتے رہے امن وسکون سے زندگی بسر کرتے رہے اور جب ان گناہوں میں ملوث ہوئے تو جہاں ان کا دین برباد ہوا وہاں دنیاوی امور میں بھی ترقی کی راہیں بند ہوگئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۔ تقلید

مشرکین نے اپنے مذہب کے کئی ایک اصول بنا رکھے تھے جن میں سرِ فہرست تقلید تھی۔ مشرکینِ عالم کا سب سے بڑا اور اہم قاعدہ اپنے پیش رَو صلحاء کی تقلید کرنا تھا۔ ان کے اسی عقیدۂ بد کی قرآن کریم یوں وضاحت کرتا ہے کہ:

﴿وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ﴾ [الزخرف:۲۳]

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم ان کے پیچھے چلتے ہیں۔

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ﴾ [لقمان:۲۱]

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگر شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تب بھی)

ربّ کریم ترکِ تقلید پر ان کو یوں متنبہ فرماتا ہے کہ:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ﴾ [سبا:۴۶]

”کہہ دو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو، رفیق کو جنون نہیں ہے“۔

﴿اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [الاعراف:٣]

ترجمہ: (لوگو) جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

۵۔ جمہوریت کا بُت:۔

مشرکین کا ایک اہم اصول یہ بھی تھا کہ وہ اپنی کثرت پر نازاں تھے۔کسی چیز کے صحیح یا غلط ہونے کو وہ قلّت و کثرت کے ترازو میں تولا کرتے تھے۔ربّ کریم نے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر اس معیار کو غلط اور لچر قرار دیا ہے۔

۶۔

اہل جاہلیت اپنے آباؤاجداد کے طرزِ زندگی کو بطورحُجّت پیش کیا کرتے تھے۔ربّ کریم ان کے اس عقیدے کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى﴾ [طٰہٰ:۵۱]

''اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا''۔

﴿مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآءِنَا الْاَوَّلِيْنَ﴾

''ہم نے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی نہیں سنی تھی''۔

۷۔ ملوک اور صاحبِ ثروت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مشرکین اپنے حق میں ان افراد کو بھی بطور استدلال پیش کرتے تھے جنہیں ذہنی اور عملی صلاحیتیں حاصل تھیں اوران لوگوں کو بھی اپنا پیشوا سمجھتے تھے جو یا تو بادشاہ تھے یا جن کے پاس مال و دولت کی فراوانی تھی اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔

ربّ ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا اِنْ مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ ...... الخ﴾

''اور ہم نے ان کو ایسے مقدور دیے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیے''۔

﴿وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾

ترجمہ: اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آ پہنچی تو اس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر خدا کی لعنت۔

﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ اَبْنَآءَهُمْ﴾

ترجمہ: وہ ان (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

۸۔ غرباء و مساکین سے بے التفاتی

مشرکین کی یہ بھی ایک عادتِ بد تھی کہ وہ کسی چیز کے غلط ہونے کیلئے یہ کہتے کہ اس کو تسلیم کرنے والے کمزور اور غریب لوگ ہیں۔

قرآنِ کریم نے ان کی اس عادتِ بد سے یوں پردہ اُٹھایا ہے:

﴿قَالُوٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُونَ﴾[الشعراء:۱۱۱]

''وہ بولے کہ کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو رذیل لوگ ہوئے ہیں''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿اَهٰـؤُلآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِنَا﴾ [الانعام:٥٣]

’’کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے‘‘۔

اللہ تعالیٰ اس عادتِ بد کی تردید فرماتا ہے:

﴿اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِيۡنَ﴾

’’بھلا خدا شکر کرنے والوں سے واقف نہیں؟‘‘۔

۹۔ علماءِ سُوء کی قیادت

اہلِ جاہلیت اور مشرکین فاسق و فاجر اور علماءِ سُوٗ کو اپنا رہبر و راہنما سمجھا کرتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی یوں راہنمائی فرمائی کہ:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ﴾ [التوبة:٣٤]

’’مومنو! بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور راہِ خدا سے روکتے ہیں‘‘۔

مشرکین کو ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا کہ:

﴿لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ غَيۡرَ الۡحَـقِّ وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا اَهۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ وَاَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا وَّضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ﴾[المائدة:٧٧]

’’کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو جو (خود) پہلے گمراہ ہوئے اور اور بھی اکثروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے‘‘۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۔ قِلّتِ فہم:۔

مشرکین دین حق کو اس لئے بھی تسلیم نہ کرتے تھے کہ اس کو ان لوگوں نے مانا ہے جو فہم وفراست سے عاری ہیں اور قوتِ حافظہ سے محروم ہیں۔قرآن کریم ان کی اس کج روی کو یوں واضح کرتا ہے:

﴿ وَمَا نَرٰلکَ اتَّبِعُکَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ﴾ [هود:۱۷]

''اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم ادنیٰ درجے کے ہیں اور وہ بھی رائے ظاہر سے''۔

۱۱۔ قیاسِ فاسد:۔

مشرکین کے ہاں غلط قیاس سے استدلال کا عام رواج تھا جیسے کہ:

﴿اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ﴾ [ابراهیم:۱۰]

''تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو''۔

۱۲۔ قیاسِ صحیح سے انکار:۔

قیاس صحیح کا انکار کرنا بھی مشرکین کی عادت تھی۔قیاسِ فاسد سے استدلال اور قیاسِ صحیح سے انکار کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ان دونو میں وجہ امتیاز کو نہ سمجھا۔

۱۳۔ غُلُوّ:۔

اہل جاہلیت کا اپنے علماء اور صالحین اُمّت کی تعظیم وتکریم میں مبالغہ اور ان کی شان میں غلو کرنا ان کا عام شیوہ تھا۔ربِّ کریم نے مبالغہ آرائی سے یوں روکا ہے:

﴿یاھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق ﴾[النساء:۱۷۱]

''اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں حد سے نا بڑھو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو''۔

۱۴۔ نفی واثبات:۔

مشرکین کے مندرجہ بالا (۱۳) افعالِ بد کی بنیاد ایک اصول پر مبنی تھی اور وہ تھا نفی واثبات۔یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت سے اعراض کرنا اور اپنے ظن وتخمین کی پیروی۔

۱۵۔ ہٹ دھرمی:۔

مشرکینِ جاہلیت کی خوئے بد ایک یہ بھی تھی کہ وہ احکام الٰہیہ کو یہ کہہ کر مسترد کر دیتے کہ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں جیسے:

﴿وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ﴾ [البقرۃ:۸۸]

''اور کہتے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں''۔

﴿یٰشعیبُ ما نفقهُ کثیرًا ممّا تقولُ ﴾ [ھود:۹۱]

''اے شعیبؑ! تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں''۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا قرار دیا اور فرمایا کہ ان کی یہ ہٹ دھرمی ان کے کفر اور ان کے دلوں پر مہر لگ جانے کی وجہ سے تھی۔

۱۶۔

کتب سماوی کے بدلے کتبِ جادو پر عمل کرنا بھی مشرکین کی عادت تھی۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یوں ذکر فرمایا ہے کہ:

﴿نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ كِتَٰبَ اللَّهِ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَٰنَ﴾[البقرة:١٠١-١٠٢]

''جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔اور سلیمانؑ کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے''۔

۱۷۔

مشرکین کا ایک کفریہ اصول یہ بھی تھا کہ وہ اپنے کفریہ اور مشرکانہ افعال کو انبیاءؑ کی طرف منسوب کر دیتے تھے، جیسا ربِّ کریم، انبیاء کرامؑ کی براءت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَٰنُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَٰطِينَ كَفَرُوا﴾ [البقرة:١٠٢]

''اور سلیمانؑ نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے''۔

''وما كان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا ولكن كان حنيفا مسلما ط وما كان من المشركين ''. [آل عمران:٦٧]

''ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی، بلکہ سب سے بےتعلق ہو کر ایک خدا کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے''۔

۱۸۔ نسبت میں تناقض

مشرکین کی ایک یہ بھی دورخی اور منافقت تھی کہ وہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کرتے اور کہتے کہ ہم ابراہیمی ہیں لیکن آپؑ کہ اتباع سے بھی رُوگردانی کرتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۹۔ عیب جوئی

مشرکینِ عرب بعض صوفیاء کے قبیح اعمال کی وجہ سے صلحا سے امّت پر عیب جوئی اور طعنہ زنی سے بھی باز نہیں آتے تھے جیسے یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ پر الزام لگایا اور عیسایوں نے یہودیوں سمیت رحمتِ دو عالم ﷺ کی طرف مجنون وغیرہ ہونے کی نسبت کی۔ العیاذ باللہ۔

۲۰۔ کہانت کو کرامت سمجھنا

مشرکینِ عرب، جادوگر اور کاہن کی شعبدہ بازی کو صلحاءِ کرام کی طرف منسوب کیا کرتے تھے اور طُرفہ یہ کہ بعض اوقات اس شعبدہ بازی کو انبیاء کرامؑ کی طرف منسوب کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے، جیسے حضرت سلمانؑ کی طرف جادو کو منسوب کرنا۔

۲۱۔

مشرکین کی عبادت سیٹی اور تالی بجانے پر موقوف تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس قبیح حرکت کو یوں بیان فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ط﴾[الانفال:۳۵]

”اوران لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی“۔

۲۲۔

مشرکین نے اپنا دین صرف کھیل کود اور تماشے کو بنا رکھا تھا۔

۲۳۔

مشرکین کو دنیاوی عیش وعشرت نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور مال ومتاع کی اس فراوانی سے وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم پر راضی ہے۔ ربِّ کریم ان کے اس گمانِ باطل کو یوں بیان فرماتا ہے کہ:

﴿وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالاً وَّاَوْلَاداً وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ﴾ [سبا:۳۵]

''اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم بہت سا مال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا''۔

۲۴۔

کمزور اور مساکین لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں پہل کی اس لئے مشرکین نے تکبّر اور خودغرضی کی وجہ سے قبولِ حق سے انکار کیا۔ چناچہ مسکین مسلمانوں کی توقیر کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مخاطت ہوتا ہے کہ:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾

[الانعام:۵۲]

''اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو''۔

۲۵۔

مشرکین کے نزدیک احکامِ الٰہیہ کے غلط ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان کو تسلیم کرنے والے کمزور افراد تھے۔ مشرکین کا یہ غلط استدلال قرآن کریم نے خود نقل کیا ہے کہ:

﴿لَوْ كَانَ خَيْراً مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ﴾ [الاحقاف:۱۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے۔

۲۶۔ تحریف

کتبِ الٰہیہ پر غور وفکر اور اُنہیں صحیح سمجھنے کے بعد ان میں تحریف کرنا مشرکین کا محبوب مشغلہ تھا۔

۲۷۔ غلط لٹریچر کی اشاعت

مشرکینِ عالم کا ایک مشغلہ یہ بھی تھا کہ وہ غلط اور بیہودہ کُتب لکھتے اور پھر نہایت ڈھٹائی سے یہ کہتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔

ربِّ کریم ان کی اس بے ہودگی کو یوں واضح فرماتا ہے کہ:

﴿فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِاللّٰهِ ...... الخ﴾

[البقرة:۷۹]

''پس ان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے''۔

۲۸۔

مشرکینِ عرب ان ہی مسائل کو صحیح سمجھتے جو ان کے گروہ کے مذعومہ عقائد کے مطابق ہوتے تھے، جیسے ان کا یہ کہنا کہ:

﴿نُؤۡمِنُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَ يَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ﴾ [البقرة:۹۱]

''ہم تو (صرف) اس کتاب پر ایمان لادیں گے جو ہم پر نازل کی گئی ہے اور جتنی اس کے علاوہ ہیں ان سب کا انکار کرتے ہیں''۔

۲۹۔

مشرکینِ عالم کی ایک خصلتِ رذیلہ یہ بھی تھی کہ وہ اپنے ہی گروہ کے اصحابِ عقل ودانش کی صحیح باتوں کو سمجھنے کی کوشش نہ کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ ان کی اسی خصلت سے متنبّہ فرماتا ہے کہ:

﴿فَلِمَ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡبِيَآءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴾ [البقرة]

''اگرتم صاحبِ ایمان ہوتے تو خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے''۔

۳۰۔ اِفتراق

عجائباتِ قدرت میں سے ایک یہ ہے کہ مشرکینِ جاہلیت نے ربِ کریم کی وصیّت ،اتحادواتفاق کو ترک کردیااورافتراق واختلاف کے مرتکب ہوئے توہر گروہ اپنے کردار پر نازاں وفرحاں تھا۔

۳۱۔ اپنے ہی مسلک کی مخالفت کرنا

یہ بات بھی نشاناتِ قدرت کا عجوبہ ہے کہ مشرکینِ عرب جس دین ومذہب کی طرف اپنے اپنے کو منسوب کرتے تھےاسی دین سے بے پناہ بُغض واعداوت رکھتے اورکفاراورانکے دین ومذہب سےانتہائی محبت واُلفت رکھتے تھے جوان کےاوران کے نبی کے جانی دشمن تھے،جیسا کہ مشرکین کا معاملہ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت موسیٰؑ کے دین سے انہیں روشناس کرایا تو اُنہوں نے کُتبِ جادوکو اپنایا جوسراسرفرعون اوراس کی ذرّیّت کاورثہ تھیں۔

۳۲۔ اِنکارِحق

مشرکین کا حق وصداقت سے انکار کرنا جب کہ وہ ایسے شخص کے پاس ہوتا جس کو وہ کمزور سمجھتے تھے۔

قرآنِ کریم ان کی اس خصلت کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ص وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ﴾[البقرة:۱۱۳]

’’یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں، اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں‘‘۔

۳۳۔

مشرکین کا ان اعمال سے انکار کرنا جن کو وہ اپنے دین کی بنیاد قرار دیتے تھے، جیسے بیت اللہ کا حج۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس روش کو حماقت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَه﴾[البقرة:۱۳۰]

ترجمہ: اور ابراہیمؑ کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔

۳۴۔

مشرکینِ عالم کی گروہ بندی کی مسابقت میں ہر فرقہ صرف اپنے ہی گروہ کو نجات دہندہ سمجھتا تھا۔ ربّ کریم نے ان کی تکذیب کی اور فرمایا کہ:

﴿هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

’’ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو‘‘۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور پھر صحیح اور صراطِ مستقیم کی نشاندہی فرمائی کہ:

﴿بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ [البقرۃ:۱۱۲]

''ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکا دے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے''۔

۳۵۔

مشرکین کے ہاں برہنگی کو بہترین عبادت سمجھا جاتا تھا جیسے:

﴿وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَا اٰبَآءَ نَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِھَا﴾ [الاعراف:۲۸]

''اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہم کو یہی بتایا ہے''۔

۳۶۔

مشرکین کے ہاں حرام کو حلال قرار دینا بہترین اطاعت خیال کیا جاتا تھا، جیسے شرک کو عبادت سے تعبیر کیا کرتے تھے۔

۳۷۔

مشرکینِ عالم کے یہاں علماء اور پیروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا ربّ اور مشکل کشاء سمجھنا بھی ایک عبادت سمجھا جاتا تھا۔

۳۸۔ الحاد

مشرکین صفاتِ الٰہیہ میں الحاد کے بھی مرتکب ہوئے تھے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ [فصلت:۲۲]

ترجمہ: تم یہ خیال کرتے تھے کہ خدا کو تمھارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں۔

۳۹۔

مشرکین کا اسمائے الٰہیہ میں الحاد کرنا جیسے:

﴿ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ﴾ [الرعد:۳۰]

﴿اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے﴾

۴۰۔

مشرکین عرب تعطیل [۱] کے بھی قائل تھے جیسے آلِ فرعون کا قول۔

۴۱۔

مشرکین نقائص کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کیا کرتے تھے۔

۴۲۔

مشرکین کا اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں شرک کرنا جیسے مجوس کا قول تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۳۔

تقدیر کا انکار کرنا۔

۱؎ صفاتِ باری تعالیٰ کا انکار کرنے والوں کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ بیکار ہے کیونکہ اس نے اپنی تمام صفات اپنے برگزیدہ بندوں میں تقسیم کر دی ہیں۔ العیاذ باللہ۔ (مترجم)

۴۴۔

اللہ تعالیٰ کے خلاف حُجت قائم کرنا۔

۴۵۔

تقدیرِ الٰہی کا سہارا لے کر شریعت کے خلاف کرنا۔

۴۶۔

زمانے کو گالی دینا، جیسے مشرکین کہا کرتے تھے

﴿وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ﴾[الجاثية:٢٤]

''اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے''۔

۴۷۔

اللہ تعالیٰ کے انعامات کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا۔ جیسے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿يعرفون نعمت اللّٰہ ثُمّ ينكرو نها ﴾[النحل:۸۳]

''یہ خدا کی نعمتوں سے واقف ہیں مگران سے انکار کرتے ہیں''۔

۴۸۔

اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنا۔

۴۹۔

بعض آیاتِ خداوندی کا انکار۔

۵۰۔

مشرکین کا یہ کہنا تھا کہ:

﴿مَا اَنْزَلَ اللہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ﴾

''خدا نے انسان پر کچھ بھی نازل نہیں کیا''۔

۵۱۔

مشرکین کا قرآنِ کریم کے بارے میں یہ کہنا کہ:

﴿اِنْ ھٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾ [المدثر:۲۵]

''یہ بشر کا کلام ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۲۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں عیب نکالنا۔

۵۳۔

ظاہری اور باطنی حیلوں اور بہانوں سے کام لینا۔ تاکہ انبیاء کرامؑ کے لائے ہوئے دین الٰہی کا خاتمہ ہو۔ جیسے کہ:

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ

ترجمہ: ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر فرمائی۔

(آل عمران -- ۵۴)

﴿وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۚ﴾[آل عمران:۷٤]

ترجمہ: اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ برگشتہ ہو جائیں۔

۵۴۔

اس نیت سے حق کا اقرار کرنا کہ اس کی تردید کا ذریعہ معلوم ہو جائے۔

۵۵۔ تعصبِ مذہبی

مذہبی تعصب سے کام لینا بھی مشرکین کا عام دستور تھا جیسے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿وَلَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ﴾ [آل عمران:۷٤]

’’اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا‘‘۔

۵٦۔

اسلام کے اتباع کو شرک قرار دینا بھی مشرکین کی عام رسم تھی جیسے:

﴿مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

’’کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ‘‘۔

۵۷۔

کتب الٰہیہ میں تحریف کرنا مشرکین کی عبادتِ ثانیہ تھی۔

۵۸۔

اہل حق کو بے دین اور ذیل وغیرہ القاب سے پکارنا۔

۵۹۔

ربّ کریم کی ذات پاک پر کذب وافتراء باندھنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۰۔

مشرکین جب دلائل کے سامنے مغلوب اور شکست کھا جاتے تو پھر ملوک اور سلاطین کے ہاں شکوہ شکایت لے جاتے تھے جیسے:

﴿اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ﴾ [الاعراف:۱۲۷]

ترجمہ: کیا آپ موسیٰ اور ان کی قوم کو یونہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں؟

۶۱۔

اہل اسلام کو مفسد ہونے کا عیب لگانا بھی مشرکین کی خصلتِ بد تھی جیسے مسئلہ ۶۰ میں ذکر ہوا ہے۔

۶۲۔

اہل اسلام پر یہ بھی الزام لگانا کہ وہ شاہی دین میں نقص نکالتے ہیں جیسے:

﴿وَیَذَرَکَ وَ اٰلِهَتَکَ﴾ [الاعراف:۱۲۷]

”اور آپ کو، آپ کے معبودوں کو ترک کیے رہیں“۔

فرعون نے اہل وطن سے کہا کہ:

﴿اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ﴾ [المومن:۲۶]

ترجمہ: مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو نہ بدل دے۔

۶۳۔

مشرکین کی اہل اسلام پر تہمت بھی تھی کہ وہ شاہی معبودوں میں نقص نکالتے ہیں جیسے کہ مسئلہ ۶۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں ذکر ہوا۔

۶۴۔

اہل اسلام پر مشرکین کا یہ بھی بہتان تھا کہ وہ دین میں ردّوبدل کردیں گے جیسے:

﴿اِنِّیٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ﴾[المؤمن-- ٢٦]

ترجمہ: مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو بدل نہ دے یا ملک میں فساد نہ پیدا کردے۔

۶۵۔

اہل اسلام پر ایک یہ الزام بھی تھا کہ وہ بادشاہ کی عیب جوئی کرتے ہیں، قرآن مجید کا لفظ ''ویذرک'' اسی معنٰی کو واضح کرتا ہے۔

۶۶۔ ترکِ حق

مشرکین کے دین میں جو باتیں حق ہوتیں ان پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے جیسے نؤمنة بما اُنزل علینا. لیکن درحقیقت وہ انہیں چھوڑ چکے ہوتے۔

۶۷۔ افراط

مشرکین، عبادات میں اضافہ کرلینا باعثِ شرف خیال کرتے تھے جیسے کہ محرم کی دس تاریخ (میں روزہ رکھنا وغیرہ)۔

٦٨۔ تفریط

مشرکین عبادات میں کمی کرنے کے بھی عادی تھے جیسے میدانِ عرافات میں ترک وقوف۔

٦٩۔ ترکِ واجب

پرہیزگاری کی آڑ میں واجبات کا ترک کرنا بھی مشرکین میں عام تھا۔

٧٠۔

پاکیزہ رزق کو ترک کرنا بھی مشرکین کی بہترین عبادت تھی۔

٧١۔

ربِّ کریم کا عطا کردہ خوبصورت لباس استعمال نہ کرنا بھی مشرکین کی عبادت تھی۔

٧٢۔

لوگوں کو گمراہی کی طرف دعوت دینا مشرکین کا خاص مشغلہ تھا۔

٧٣۔

مشرکین عرب اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو ضرور کرتے تھے لیکن درحقیقت شریعت کو ترک کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے اطاعت کو یوں مطالبہ کیا کہ:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾[آل عمران: ٣١]

آپ یوں فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۴۔

دیدہ دانستہ کفر کی طرف لوگوں کو دعوت دینا عام تھا۔

۷۵۔

مکروہ فریب اور خطرناک سازشیں کرنا مشرکینِ عرب کا دن رات کا کھیل تھا جیسے قوم نوح کی عادت تھی۔

۷۶۔

مشرکین عرب کی قیادت یا تو علمائے سو کے ہاتھ میں تھی اور یا جاہل صوفیاء کے قبضہ مین، قرآن مجید اس کی یوں وضاحت کرتا ہے:

﴿وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلٰمَ اللهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾[البقرة:۷۵]

''ان مین سے کچھ لوگ کلام اللہ کو سنتے، پھر اسکے سمجھ لینے کے بعد اسکو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں''۔

۷۷۔

بے بنیاد اور جھوٹی آرزوؤں میں مبتلا ہونا بھی مشرکین میں عام تھا جیسے:

﴿وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُودَةً ﴾

''اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چندروز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی''۔

(البقرة--۸۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دخولِ جنت کی خوش فہمی میں یوں گرفتار تھے۔

﴿لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى﴾

ترجمہ: کی یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جانے کا۔

۷۸۔

انبیاء کرامؑ اور صالحینِ اُمّت کی قبروں کو عبادت گاہ بنالینا مشرکین کا بدترین فعل تھا۔

۷۹۔

آثارِ انبیاء کرامؑ کو عبادت گاہ بنانا بھی جاہلیت کا عام شیوہ تھا، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے۔

۸۰۔

قبروں پر چراغاں کرنا بھی مشرکین کی بدعملی تھی۔

۸۱۔

قبروں پر میلہ لگانا اور عرس کرانا بھی اہل جاہلیت کا دستور تھا۔

۸۲۔

قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا بھی مشرکین کی اہم عبادت تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸۳۔

بزرگوں کے آثار سے تبّرک حاصل کرنا بھی اہل جاہلیت کی خُو تھی۔ جیسے دارالنّد وۃ اوراس کے منتظمین۔ حکم بن حزام، جودارالنّد وۃ کے منتظمین میں سے تھا، کوایک دفعہ کہا گیا کہ:

بعث مکرمة قریش

لوگوں نے قریش کے معزز وشریف شخص کو بھیجا ہے۔

حکم بن حزام نے جواباً کہا کہ:

ذھب المکارم الا التقویٰ

شرافتیں ختم ہوگئی صرف تقویٰ باقی ہے۔

۸۴۔

خاندانی شرافت پرفخر کرنا۔

۸۵۔

نسب اوررشتہ میں عیب لگانا۔

۸٦۔

ستاروں کی مختلف منزلوں سے بارش برسنے کا عقیدہ رکھنا۔

۸۷۔

نوحہ اور بین کرنا۔

۸۸۔

اپنے نسب پر فخر کرنا مشرکین کی بہت بڑی فضیلت تھی چنانچہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر اس کی تردید کی گئی ہے۔

۸۹۔

صیحھ بات پر فخر کرنا بھی مشرکین اپنی بہت بڑی فضیلت خیال کرتے تھے لیکن اسلام نے فخر کو ممنوع قرار دے دیا۔

۹۰۔

مشرکین کا سب سے اہم اور ضروری کام اپنے فرقہ کے فرد سے تعصب اور اس کی ہر حالت میں مدد کرنا تھا، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ربّ کریم نے اسکی سخت مذمّت کی ہے۔

۹۱۔

مشرکین کے مذہب میں کسی شخص کو دوسرے شخص کے جرم میں پکڑنا جائز تھا اس کی تردید میں فرمانِ باری تعالیٰ ہوا کہ:

﴿......ولا تزر وازرة وزر اخرىٰ ۚ......﴾

"کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم میں سزاوارِ سزا نہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۹۲۔

کسی نسب مین عیب نکالنا بھی جاہلیت کی ترکہ ہے جیسے کہ ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہانے کسی شخص کی والدہ کے بارے میں یہ کہا تھا کہ:

یا بن سوداء

اے کالی ماں کے بیٹے؟

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور فرمایا کہ:

اعیرتہ بامہ انک امرءٌ فیک جاھلیّۃ

ترجمہ: تو نے اس کو اس کی ماں کے بارے میں عار دلائی ہے۔ ابھی تمہارے اندر جاہلیت کی بو موجود ہے۔ [1]
(متفق علیہ)

۹۳۔

بیت اللہ شریف کی تولیت پر فخر کرنا مشرکین کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ بایں الفاظ ان کی ندمت کرتا ہے۔

﴿مُسْتَكْبِرِيْنَ صلے بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ﴾

ترجمہ: وہ سرکشی کرتے، کہانیوں میں مشغول ہوتے اور بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔
(المؤمنون--٦٧)

۹۴۔

انبیاء کرامؑ کی اولاد ہونے پر فخر کرنا، اس زعمِ باطل پر ربِّ کریم ان کو یوں متنبہّ فرماتا ہے:

﴿ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: کہ یہ جماعت گزر چکی، ان کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔

(البقرة--۱۳۴)

۹۵۔

صنعت وحرفت پر فخر کرنا جیسے دو اہم تجارتی سفر کرنے والوں نے کھیتی باڑی کرنے والوں پر اپنی برتری کا اظہار کیا۔

۹۶۔

دنیا اور اس کی زیب وزینت کی عظمت مشرکین کے دلوں پر چھا گئی تھی، اللہ تعالیٰ ان کا قول یوں نقل فرماتا ہے کہ:

﴿لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ﴾

ترجمہ: یہ قرآن ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟

(الزخرف--۳۱)

۹۷۔

اللہ تعالیٰ پر رعب ڈالنا بھی ان کی ایک بہت بڑی حماقت تھی، جیسے مسئلہ ۹۵ میں ذکر ہوا۔

۹۸۔

فقراء اور مساکین کو حقیر سمجھنا مشرکین کی عام عادت تھی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مخاطب ہو کہ:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اوراس کی ذات کے طالب ہیں، ان کو (پاس سے) مت نکالو۔ (الانعام--۵۲)

۹۹۔

مشرکینِ عالم، انبیاء کرامؑ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کو اخلاص سے تہی دامن اور دنیادار ہونے کا طعنہ بھی دیا کرتے تھے۔ ربّ کریم نے فرمایا کہ:

﴿مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ ﴾[الانعام: ۵۲]

ترجمہ: ان کے حساب کی جواب دہی تم پر کچھ نہیں۔

۱۰۰۔

فرشتوں کا انکار۔

۱۰۱۔

انبیاء کرامؑ کا انکار۔

۱۰۲۔

کتبِ سماویہ کا انکار۔

۱۰۳۔

اللہ تعالیٰ کے احکام نے روگردانی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۴۔

قیامت کا انکار۔

۱۰۵۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے انکار۔

۱۰۶۔

انبیاء کرامؑ نے قیامت کے بارے میں جو پیش گوئیاں فرمائیں، ان میں سے بعض کا انکار۔ اللہ تعالیٰ مشرکین کی اس خصلت سے آگاہ فرماتا ہے کہ:

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رِبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ﴾

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کی آیات اور اس کی ملاقات سے انکار کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے مالکِ یومِ الدّین ہونے کی نفی، نیز فرمانِ خدا کہ لا بیع فیه ولا خلة ولا شفاعة کی تکذیب بھی مشرکین کے عقائدِ باطلہ می سے ہے۔

۱۰۷۔

جبت اور طاعوت پر ایمان لانا ان کا اصول تھا۔

۱۰۸۔

مشرکین کے دین کو مسلمان کے دین پر فضیلت دینا اہلِ جاہلیت کا عام دستور تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۹۔

حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کرنا۔

۱۱۰۔

حق کو جانتے ہوئے چھپانا۔

۱۱۱۔

مشرکین کا گمراہ کُن اصول ایک یہ بھی تھا کہ وہ بغیر علم کے بہت سی بیہودگیاں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کردیتے تھے۔

۱۱۲۔

حق کو جھٹلانے کے بعد ان کے اقوال وافعال میں واضح تضاد پیدا ہوگیا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ﴾

ترجمہ: بلکہ جب ان کے پاس حق آ پہنچا تو انہوں نے اس کو جھوٹ سمجھا، سو یہ ایک اُلجھی ہوئی بات میں ہیں۔

(قٓ -- ۵)

۱۱۳۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ بعض احکام پر ایمان اور بعض سے انکار۔

۱۱۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انبیاء کرامؑ کے درمیان تفریق کرنا۔

۱۱۵۔

بغیر علم کے انبیاء کرامؑ کی مخالفت کرنا۔

۱۱۶۔

سلفِ اُمّت کی اطاعت کا دعویٰ لیکن اعمال وکردار میں اُن کی مخالفت کرنا۔

۱۱۷۔

جو لوگ انبیاء کرامؑ پر ایمان لے آتے انہیں اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکنا۔

۱۱۸۔

کفر اور کافروں سے محبت کرنا۔

۱۱۹۔

پرندوں کو اُڑا کر فال لینا۔

۱۲۰۔

زمین پر خطوط وغیرہ کھینچ کر فال لینا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۲۱۔

فالِ بد لینا۔

۱۲۲۔

کاہن بننا یا کاہن کے پاس جانا۔

۱۲۳۔

کسی بھی طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا۔

۱۲۴۔

لونڈی اور غلام کے نکاح کو برا سمجھنا۔

وَصَلّٰی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؁

الحمد للہ! کہ مسائل الجاہلیّہ کا اُردو ترجمہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۸ھجریہ موافق ۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء صبح ۲/۱ ۹ بجے مکمل ہوا۔

عطاء اللہ ثاقبؔ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ